من کنت مولاہ فهذا علی مولاہ
اربعین ولایت
محقق زماں مفتی
از قلم: محمد چمن زمان نجم القادری
مہتمم جامعۃ العین للعلوم الاسلامیہ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يناديهم يوم الغدير نبيّهم بخمٍّ وأسمع بالرسول مناديا

فقال : فمن مولاكم ووليّكم؟ فقالوا،ولم يبدوا هناك التعاميا

إلهك مولانا وأنت وليّنا ولن تجدنّ فى ذلك اليوم عاصيا

فقال له : قم يا عليّ ، فإنّني رضيتك من بعدى إماما وهاديا

فمن كنت مولاه فهذا وليّه فكونوا له أنصار صدق مواليا

هناك دعا : اللهمّ وال وليّه وكن للذى عادى عليّا معاديا

فخصّ بها دون البريّة كلّها عليّا وسماه الوزير المؤاخيا

سید الرسل جانِ کائنات ﷺ نے چالیس احادیث جمع کرنے پر خصوصی انعام کا وعدہ فرمایا، پس علمائے امت کی ایک بڑی تعداد نے مختلف انداز میں چالیس چالیس احادیث کو جمع کیا۔ بندہ کو چند ماہ پہلے "چہل فرمودات در وجوبِ مودّت و اکرامِ سادات" کی تالیف کی سعادت نصیب ہوئی۔

لیکن اب کی بار "حدیثِ ولایت" ہی کو "چالیس صحابہ" کی روایات سے جمع کرنے کا ارادہ کیا جو بفضل اللہ تعالی اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

"حدیثِ ولایت" حدیثِ متواتر ہے اور لگ بھگ سو افرادِ صحابہ سے مروی ہے۔ اور یہ مولائے کائنات کی وہ فضیلت ہے جس میں امت کا کوئی ایک فرد بھی شرک نہیں۔ ابنِ شاہین

کہتے ہیں:

وَقَدْ رَوَى حَدِيثَ غَدِيرِ خُمٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ مِائَةِ نَفْسٍ، وَفِيهِمُ الْعَشَرَةُ، وَهُوَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ، لَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً. تَفَرَّدَ عَلِيٌّ بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ، لَمْ يَشْرَكْهُ فِيهَا أَحَدٌ

یعنی غدیرِ خم والی حدیث لگ بھگ سو افراد نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا سے روایت کی جن میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔ یہ حدیثِ ثابت ہے اور میں اس میں کوئی علت (قادحہ فی صحۃ الحدیث) نہیں جانتا۔ اس فضیلت میں حضرت علی یکتا ہیں، کوئی ایک بھی آپ کے ساتھ اس فضیلت کا شریک نہیں۔

(شرح مذاہب اہل السنۃ لابن شاہین 87)

اس حدیث کے طرق جمع کرنے کے لیے اہلِ علم نے مستقل تصانیف فرمائیں، لیکن راقم الحروف چونکہ فقط چالیس صحابہ کی مرویات جمع کرنا چاہتا تھا اس لیے تمام تر صحابہ کی مرویات اور ان کے تمام طرق کو جمع کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

اللہ کریم جل جلالہ سے دعا ہے کہ وہ بندہ کا شمار باادب لوگوں میں فرمائے۔ مصطفی کریم ﷺ کے عظمت والے صحابہ اور رفعت و طہارت نشان آلِ پاک کی عقیدت و محبت میں زندہ رکھے۔ آلِ رسول ﷺ کی نوکری کی توفیق بخشے اور اسی نوکری میں ایمان و عافیت کی موت دے۔

آمین

بحرمة النبی الامین وآله الطاہرین

صلی الله تعالی علیه وعلی آله وصحبه اجمعین

بندہ از بندگانِ آلِ رسول ﷺ

محمد چمن زمان نجم القادری

جامعة العین ۔ سکھر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلی شخصیت

سیدۃ نساءِ اہل الجنۃ

سلام اللہ تعالی علی ابیہا وعلیہا

سیدۃ نساءِ اہل الجنۃ سیدہ زہراء سلام اللہ تعالی علی ابیہا وعلیہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کے بارے میں فرمایا:

من کنت ولیہ فعلی ولیہ

جس کا میں ولی ہوں اس کے علی ولی ہیں۔

(تاریخِ دمشق 187/42 ، مسند امام علی رضا 133/1 حدیث 143)

دوسری شخصیت

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(کتاب الولایۃ لابن عقدہ ص 141 ، تخریج احدیث الکشاف للزیلعی 244/2)

تیسری شخصیت

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند فرمایا، یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر فرمایا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(کتاب الولایۃ لابن عقدہ ص 146 ، تخریج احدیث الکشاف للزیلعی 244/2 ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی ص 363)

چوتھی شخصیت

تاجدارِ صداقت اور ولایتِ مولا علی کرم اللہ وجہہ

♥ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا:

إني أريد أن أسألك عن شئ وإني أتهيبك

میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن میں آپ سے ہیبت زدہ ہوں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا:

سل عما بدا لك، فإنما أنا عمك

جو چاہے پوچھو! میں تو تمہارا چچا ہوں۔

میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا آپ لوگوں کے بیچ غدیرِ خم کے موقع پر قیام (اس کے بارے

میں کیا فرماتے ہیں)؟

حضرت سعد نے فرمایا:

نعم؛ قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالظهيرة فأخذ بيد علي فقال: من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.

ہاں! رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ دوپہر کے وقت قیام فرما ہوئے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی سے محبت کرے تو اسے اپنا محبوب رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں:

فقال أبو بكر وعمر: أمسيت يا ابن أبي طالب مولى كل مؤمن ومؤمنة.

پھر سیدنا صدیقِ اکبر اور حضرت عمر نے فرمایا:

اے ابوطالب کے بیٹے! آپ تو ہر ایمان دار مرد و عورت کے مولا بن چکے ہو۔۔۔!!!

(حديث الولاية ص78 ، رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه للذہبی حديث 01 ، تخريج احاديث الكشاف للزيلعی 2/235)

♥ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھا اور سیدنا ابو بکر صدیق اور جنابِ عمرِ فاروق بھی حاضرِ دربار تھے۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ نے مولائے کائنات کے بارے میں فرمایا:

اَللّٰھُمَّ وَالِ مِنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ وَانۡصُرۡ مَنۡ نَصَرَہُ وَاخۡذُلۡ مَنۡ خَذَلَہُ

اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔ جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما اور جو اس کی مدد چھوڑے تو اس کی مدد چھوڑ دے۔

جابر کہتے ہین کہ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق نے سیدنا عمرِ فاروق سے فرمایا:

هَذِهِ وَاللَّهِ الْفَضِيلَةُ

اللہ کی قسم! فضیلت تو یہ ہے۔۔۔!!!

(تاریخِ اصبہان 1894)

پانچویں شخصیت

سیدنا فاروقِ اعظم

♥ حضرت ابو ہریرہ سیدنا فاروقِ اعظم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من كنت مولاه فعلى مولاه

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(مناقب علی لابن المغازلی 31 ، تاریخِ دمشق 234/42 ، الالقاب للشیرازی ص 27)

♥ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والدِ گرامی نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

أيها الناس ألست أولى بكم من أنفسكم؟

لوگو! کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب نہیں؟

صحابہ نے عرض کی:

اللہم نعم

اللہ کی قسم! آپ ہمیں جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یا علی قم! اے علی! اٹھو!

پھر آپ ﷺ نے مولائے کائنات کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(رسالۃ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ للذہبی حدیث 3)

♥ سالم بن عبد اللہ اپنے والد عبد اللہ بن عمر سے راوی، ابنِ جریر کا کہنا ہے کہ مجھے گمان ہے کہ انہوں نے حضرت عمرِ فاروق سے روایت کیا، فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ ﷺ مولا علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(حدیث الولایۃ لابن عقدۃ ص108 ، کتاب الولایۃ لابن جریر الطبری ص90 ، رسالۃ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ للذہبی حدیث 105)

♥ ابو فاختہ کہتے ہیں کہ حضرت مولا علی تشریف لائے اور حضرت عمر اپنی نشست میں تشریف فرما تھے۔ جب حضرت عمر نے مولا علی کو دیکھا تو قدرے جھک گئے ، منکسر ہو گئے اور حضرت مولا علی کے لیے جگہ کھلی کر دی۔

جب مولا علی جا چکے تو حاضرین میں سے کسی نے عرض کی:

يا أمير المؤمنين إنك تصنع بعلي صنيعا ما تصنعه بأحد من أصحاب محمد

اے امیر المؤمنین! آپ حضرت علی کے ساتھ وہ رویہ اختیار کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی سے اختیار نہیں کرتے۔

حضرت عمرِ فاروق نے فرمایا:

وما رأيتني أصنع به

تم نے کیا دیکھا کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں؟

اس شخص نے کہا:

رأيتك كلما رأيته تضعضعت وتواضعت وأوسعت حتى يجلس

میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کی جب بھی مولا علی پہ نظر پڑتی ہے، آپ جھک جاتے ہیں، فروتنی بجالاتے ہیں اور مولا علی کے بیٹھنے لیے جگہ کشادہ کر دیتے ہیں۔

حضرت عمر نے فرمایا:

وما يمنعني والله إنه لمولاي ومولى كل مؤمن

میں ایسا کیوں نہ کروں؟

اللہ کی قسم! علی میرے بھی مولا ہیں اور ہر ایماندار کے مولا ہیں۔

(تاریخِ دمشق 235/42)

♥ سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے کہ حضرت عمرِ فاروق سے کہا گیا:

إنك تصنع بعلي شيئا ما تصنعه بأحد من أصحاب رسول الله ﷺ

آپ حضرت علی کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی سے نہیں کرتے۔

حضرت عمر نے فرمایا:

إنه مولاي

علی میرے مولا ہیں۔

(تاريخِ دمشق 235/42 ، الرياض النضرة 128/3)

♥ حضرت عمرِ فاروق سے مروی ہے کہ دو دیہاتی اپنا جھگڑا لے کر حضرت عمر کے پاس آئے تو حضرت عمر نے مولا علی سے فرمایا:

اقض بينهما يا أبا الحسن

اے ابو الحسن! ان دونوں کے بیچ فیصلہ کر دو۔

حضرت مولا علی نے ان کے بیچ فیصلہ کر دیا تو ایک بولا:

هذا يقضي بيننا؟ یہ ہمارے بیچ فیصلہ کریں گے؟

یہ بات سنتے ہی حضرت عمر لپکے اور اس شخص کا گریبان پکڑ کر بولے:

ويحك ما تدري من هذا، هذا مولاي ومولى كل مؤمن, ومن لم يكن مولاه فليس بمؤمن

تیرے لیے خرابی ہو۔ جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟

یہ میرے مولا ہیں اور ہر ایمان والے کے مولا ہیں۔ اور جس کے یہ مولا نہیں وہ مؤمن نہیں۔

(الرياض النضرة 128/3)

♥ حضرت عمرِ فاروق سے کسی شخص کا کسی مسئلہ میں تنازع ہو گیا تو حضرت عمر نے ثالث کے طور پر حضرت مولا علی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

بيني وبينك هذا الجالس

میرے اور تمہارے درمیان یہ بیٹھی ہوئی شخصیت ہے۔

اس شخص نے مولا علی کی جانب حقارت سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ۔۔۔۔!!!؟؟

حضرت عمر نے جب اس کی یہ بات سنی تو اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس شخص کو گریبان سے پکڑ کر زمین سے اوپر اٹھالیا، پھر فرمایا:

أتدري من صغرت؟ مولاي ومولى كل مسلم

جانتے ہو کہ تم نے کس کی تحقیر کی ہے؟ یہ میرے مولا ہیں اور ہر مسلمان کے مولا ہیں۔

(الرياض النضرة 128/3)

چھٹی شخصیت

مولائے کائنات مولا علی کرم اللہ وجہہ

مولائے کائنات سے یہ حدیث لا تعداد لوگوں نے روایت کی۔ حافظ شمس الدین ذہبی کہتے ہیں:

علي متواتر عنه۔

یعنی مولائے کائنات سے یہ حدیث بطورِ تواتر مروی ہے۔

(رسالۃ طرق حديث من كنت مولاه فعلی مولاه للذہبی ص 17)

لیکن اس مختصر رسالہ میں ہم ان طرقِ کثیرہ اور لا تعداد راویوں میں سے صرف چند کا ذکر کرنا

چاہیں گے۔وباللہ التوفیق:

جنابِ عمر بن علی کی سیدنا مولا علی سے روایت:

♥ شرح مشکل الآثار میں ہے:

حضرت عمر بن علی حضرت مولا علی مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ مقامِ خُم پہ ایک درخت کے پاس پہنچے تو سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑے باہر تشریف لائے اور فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَبُّكُمْ؟"

اے لوگو! کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ جل وعلا تمہارا پروردگار ہے؟

قَالُوا: بَلَى

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ، وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ مَوْلَيَاكُمْ؟

کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہیں؟ اور یہ کہ اللہ جل وعلا اور اس کا رسول تمہارے مولا ہیں؟

صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ"، أَوْ قَالَ: "فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ" - شَكَّ ابْنُ

مَرْزُوقٍ - "إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ سَبَبُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَأَهْلَ بَيْتِي"

توجس کا میں مولا، بلاشبہ یہ بھی اس کا مولا ہے۔ یا فرمایا:

(جس کا میں مولا) تو بے شک علی بھی اس کے مولا ہیں۔ (ابنِ مرزوق کو الفاظ میں شک ہوا۔)

(پھر فرمایا:) بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے پکڑ لو تو گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب، اس کا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے اور میرے اہلِ بیت۔

(شرح مشكل الآثار 1760)

♥ الذریۃ الطاہرۃ للدولابی میں بھی یہ روایت موجود ہے لیکن الفاظ قدرے مختصر ہیں۔

الذریۃ الطاہرہ کے الفاظ اس طرح ہیں:

حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ مقامِ خُم پہ ایک درخت کے پاس تشریف لائے۔ پھر حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑے باہر تشریف لائے تو فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مَوْلَاكُمْ؟»

اے لوگو! کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ جل و علا اور اس کا رسول ﷺ تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہیں؟ اور یہ کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے مولا ہیں؟

صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوۡلَاهُ أَوۡ قَالَ فَإِنَّ هَذَا مَوۡلَاهُ إِنِّي قَدۡ تَرَكۡتُ فِيكُمۡ مَا إِنۡ أَخَذۡتُمۡ بِهِ لَمۡ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَأَهۡلَ بَيۡتِي

توجس کا میں مولا ہوں تو بے شک علی اس کے مولا ہیں۔

یا فرمایا: تو بے شک یہ اس کے مولا ہیں۔ بے شک میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے، اگر تم اسے پکڑ لو تو گمراہ نہ ہوگے۔

اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔

(الذریۃ الطاہرۃ للدولابی 237 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1361)

ابو مریم کی مولا علی سے روایت:

ابو مریم سیدنا مولا علی سے راوی کہ نبی ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر ارشاد فرمایا:

مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوۡلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل 1311 ، فضائل الصحابۃ 1206)

ابو رملہ کی مولائے کائنات سے روایت:

ابو رملہ کہتے ہیں کہ ایک قافلہ مولائے کائنات کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام پیش کیا۔

مولائے کائنات مولا علی نے جواب دے کر پوچھا:

أنّى أقبل الركب ؟

قافلہ کہاں سے آیا؟

انہوں نے جواب میں کہا:

أقبل مواليك من أرض كذا وكذا

آپ کے غلام فلاں فلاں علاقہ سے آئے ہیں۔

مولائے کائنات نے فرمایا:

أنّي أنتم مواليّ ؟

تم میرے غلام کیسے؟

انہوں نے کہا:

سمعنا رسول الله صلّى الله عليه وآله يقول يوم غدير خم: من كنت مولاه فعليّ مولاه اللّهم وال من والاه وعاد من عاداه

ہم نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو اسے دشمن رکھ۔

اس موقع پر مولائے کائنات نے فرمایا:

أنشد الله رجلاً سمع رسول الله صلّى الله عليه وآله يقول ما قال إلاّ قام؟

میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو بھی آپ نے فرمایا، وہ کھڑا ہو جائے۔

ابو رملہ کہتے ہیں کہ بارہ افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی۔

(كتاب الولاية لمحمد بن جرير الطبرى ص88 ، مناقب على بن ابى طالب لابن مردويه حديث 153 ، رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلى مولاه للذهبى حديث 38)

زاذان ابی عمر کی مولا علی سے روایت:

زاذان ابی عمر کہتے ہیں کہ میں نے مولا علی کو رَحَبَہ کوفہ میں کہتے سنا جبکہ آپ ان لوگوں کو قسم دے رہے تھے جو غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی دربار میں حاضر تھے اور مولا علی ان سے پوچھ رہے تھے کہ وہ بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا:

زاذان ابی عمر کہتے ہیں:

فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ:

« مَنْ كُنتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ» .

تیرہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ تو اسے دوست بنالے جو علی کو دوست بنالے اور تو اسے دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔

(مسند احمد 641 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 991)

ھانئ بن ھانئ ، عبدِ خیر ، حبہ عرنی ، عمرو ذی مر ، سعید بن وھب ، زید بن یُثَیع کی مولا علی سے روایت:

♥ سعید بن وہب سے مروی ہے کہ مولائے کائنات نے رَحَبَہ کوفہ میں فرمایا:

أَنْشُدُ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ:

اللهُ وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَنْ كُنتُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ

میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں یہ (یعنی حضرت علی) اس کے ولی ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست بنائے تو اسے دوست رکھ اور جو علی کو دشمن سمجھے تو اسے دشمن رکھ۔

سعید نے کہا: میرے پہلو میں چھ لوگ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

حارثہ بن مضرب نے کہا: میرے پاس بھی چھ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔

زید بن یُثَیع نے کہا: میرے قریب بھی چھ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔

(السنن الکبری للنسائی 8489 ، خصائص علی للنسائی 98 ، 157 ، الاحادیث المختارة 481)

♥ سعید بن وھب اور زید بن یُثَیع سے مروی ہے۔ دونوں نے کہا:

مولا علی نے رَحبَہ کوفہ میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ کھڑا ہو جائے۔

چھ بندے سعید بن وھب کی طرف سے اور چھ بندے زید بن یُثَیع کی جانب سے اٹھے اور انہوں نے گواہی دی کہ:

انہوں نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو مولا علی کے حق میں فرماتے سنا۔

أَلَيْسَ اللهُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ؟

کیا خالقِ کائنات اہلِ ایمان کو زیادہ قریب نہیں؟

صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللھُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ اللھُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

اے اللہ ! جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ !اس شخص کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور جو علی کو دشمن سمجھے اسے تو دشمن رکھ۔

(مسند احمد 950 ، 23107 ، فضائل الصحابۃ 1021 ، خصائص علی للنسائی 98)

♥ عمرو ذی مر ،سعید بن وھب اور زید بن یُثَیْع تینوں سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

ہم نے مولائے کائنات کو فرماتے سنا:

نَشَدْتُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا قَامَ

میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر، خم کے موقع پر فرماتے سنا، وہ کھڑا ہو جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ تیرہ بندے کھڑے ہوئے جنہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

کیا میں اہلِ ایمان کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں؟

صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ!

رسول اللہ ﷺ نے مولائے کائنات کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَأَحِبَّ

مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ

جس کا میں مولا ہوں یہ اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔ جو اسے دشمن جانے تو اس کو دشمن رکھ۔ جو اس سے محبت کرے تو اس کو اپنا محبوب بنا لے۔ جو اس سے بغض رکھے تو اسے اپنا مبغوض بنالے۔ جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما۔ جو اس کی مدد چھوڑے تو اس کی مدد چھوڑ دے۔

(مسند البزار 786 ، مسند احمد 951 ، خصائص علی للنسائی 96 ، تاریخِ دمشق 209/42 ، 210)

♥ عمرو ذی مر ہمدانی کہتے ہیں کہ میں مولائے کائنات کے دربار میں رحبۂ کوفہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ لوگوں کو حلف دے رہے تھے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(جس نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی یہ فرمان سنا) وہ کھڑا ہو جائے۔

عمرو ذی مر کہتے ہیں کہ: بارہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے۔

بعض روایات میں ہے کہ کچھ لوگ کھڑے ہوئے جنہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَإِنَّ عَلِیًّا مَوْلَاہُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ، وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ

جس کا میں مولا ہوں تو بے شک اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔ جو اسے دشمن جانے تو اس کو دشمن رکھ۔ جو اس سے محبت کرے تو اس کو اپنا محبوب بنالے۔ جو اس سے بغض رکھے تو اسے اپنا مبغوض بنالے۔ جو اس کی اعانت کرے تو اس کی اعانت فرما، جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما۔ جو اس کی مدد چھوڑے تو اس کی مدد چھوڑدے۔

(السنن الکبری للنسائی 8430 ، خصائصِ علی للنسائی 99 ، شرح مشکل الآثار 1761 ، المعجم الاوسط 2109 ، کتاب الولایۃ لابن جریر الطبری ص87 ، الضعفاء الکبیر للعقیلی 271/3 ، تاریخِ دمشق 215/42 ، رسالۃ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ للذہبی حدیث 16)

♥ عبد خیر، عمرو ذی مر اور حبۃ عرنی سے مروی ہے، کہتے ہیں:

ہم نے مولائے کائنات کو رَحَبَہِ کوفہ میں لوگوں کو قسم دیتے سنا:

من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

کس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ بدری صحابہ میں سے بارہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جن میں حضرت زید بن ارقم بھی تھے۔ ان سب نے کہا:

نشهد أنا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ ہم نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں، اے اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی کو دشمن رکھے تو اس کو دشمن رکھ۔

(مناقب علی لابن المغازلی 27 ، مجالس من امالی ابی عبد اللہ بن مندہ 299)

♥ ابو اسحاق عمرو ذی مر، زید بن یثیع، سعد بن وھب، ھانیٔ بن ھانیٔ سے راوی، ابو اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے لاتعداد لوگوں نے بتایا کہ مولائے کائنات نے رَحَبَۃِ کوفہ میں لوگوں کو قسم دی کہ کس نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی سے دوستی رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

فقام نفر شهدوا أنهم سمعوا ذَلِكَ من رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكتم قوم، فما خرجوا من الدنيا حتَّى عموا، وأصابتهم آفة، منهم: يزيد بْن وديعة، وعبد الرَّحْمَن بْن مدلج

پس ایک جماعت نے اٹھ کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ اور کچھ لوگوں نے اسے چھپالیا۔ تو وہ لوگ (جنہوں نے چھپایا) دنیا سے جانے سے پہلے نابینا ہو گئے اور انہیں آفت آن پہنچی۔ اور انہی میں سے یزید بن ودیعہ اور عبد الرحمن بن مدلج تھے۔

(اسد الغابۃ 487/3 ، رسالۃ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ للذہبی 24)

عبد الرحمن بن ابی لیلی کی مولا علی سے روایت:

عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میں مولا علی کے دربار میں حاضر تھا جب آپ رَحَبَۃِ کوفہ میں لوگوں کو قسم دے رہے تھے:

أَنْشُدُ اللهَ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: " مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ" لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ

میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جس کا میں مولا اس کے علی مولا" وہ اٹھے اور گواہی دے۔

عبد الرحمن نے کہا: بارہ بدری صحابی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان میں سے ایک شخص کو جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ ان سب نے کہا:

ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُسْلِمِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَأَزْوَاجِي أُمَّهَاتُهُمْ؟

کیا میں مسلمانوں کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں اور میری ازواجِ مطہرات ان کی مائیں نہیں؟

ہم نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

تو جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو علی سے محبت کرے اور جو علی سے نفرت کرے اس کو تو دشمن رکھ۔

(مسند احمد بن حنبل 961 ، تاریخِ اصبہان 2/198 ، 276)

ابو مجلز کی مولائے کائنات سے روایت:

ابو مجلز کہتے ہیں کہ مولائے کائنات نے ایک روز کوفہ میں لوگوں سے پوچھا:

من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول كذا؟

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کس نے ایسے فرماتے سنا؟

ابو مجلز کہتے ہیں: کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جن کی تعداد بارہ تھی۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا:

اللہ مولای وأنا مولی علی، من کنت مولاہ فعلی مولاہ

اللہ میرا مولا ہے اور میں علی کا مولا ہوں، جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے۔

(رسالۃ طرق حدیث من کنت مولا فعلی مولاہ حدیث 11)

حضرت ابو الطفیل کی مولا علی سے روایت:

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ مولا علی نے لوگوں کو رَحبَہ کوفہ میں جمع کیا پھر فرمایا:

أَنْشُدُ بِاللَّهِ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ إِلَّا قَامَ

میں ہر اس مسلمان کو قسم دیتا ہوں جس نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جو کچھ بھی فرماتے سنا وہ کھڑا ہو جائے۔

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ تیس لوگ کھڑے ہوئے۔

ان سب نے گواہی دی کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لوگوں سے فرمایا:

أَتَعۡلَمُونَ أَنِّي أَوۡلَى بِالۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ أَنۡفُسِهِمۡ؟

کیا تم جانتے ہو کہ میں ایمان والوں کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟

لوگوں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَھٰذَا مَوۡلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالِاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(مسند احمد بن حنبل 19302 ، فضائل الصحابة 1167)

عمیرہ بن سعد کی مولائے کائنات سے روایت:

♥ عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ:

میں مولائے کائنات کی منبر پہ جلوہ گری کے وقت حاضر تھا جب آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو قسم دے رہے تھے کہ:

مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ مَا قَالَ فَيَشْهَدُ

تم میں سے جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کو غدیرِ خم کے موقع پر جو فرماتے سنا، وہ گواہی دے۔

عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ بارہ افراد کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابوہریرہ، حضرت ابو سعید ، حضرت انس بن مالک بھی تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا

لے اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن بنا لے۔

(المعجم الصغير 175 ، المعجم الاوسط 2254 ، تاریخِ اصبہان 142/1)

♥ عمیرہ بن سعد سے دوسری روایت میں ہے:

فقام عشرون رجلاً كلهم يشهد أنه سمع رسول الله ﷺ يقول ذلك

بیس افراد کھڑے ہوئے جن سب نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔

(اللطائف من دقائق المعارف لابی موسی المدینی 875)

ساتویں شخصیت

سیدنا عباس بن عبد المطلب

حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(كتاب الولاية ص 99 ، رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه حديث 63)

آٹھویں شخصیت

نواسۂ رسول سیدنا امام حسن بن علی

سیدنا امام حسن سے مروی ہے، فرمایا:

أَخذ رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بيد عَلّي يَوْم غَدِير خم وَقَالَ:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

رسول اللہ ﷺ نے غدیرِ خم کے موقع پر مولائے کائنات کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا:

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(كتاب الولاية لابن عقدة ص 59 ، تخريج أحاديث الكشاف للزيلعی 238/2)

نویں شخصیت

نواسۂ رسول سیدنا امام حسین بن علی

حضرت امام علی زین العابدین سیدنا امام حسین سے راوی، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیرِ خم کے موقع پر چند بڑے درختوں کے بارے میں حکم دیا جن (کے نیچے سے) صفائی کی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور حضرت مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(حديث الولاية لابن عقدة ص 60 ، رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه للذہبی حديث 64)

دسویں شخصیت

حضرت عبد اللہ بن عباس

♥ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت

علی کَرَّمَ اللہُ وَجۡہَہٗ کے لیے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَإِنَّ مَوۡلَاہُ عَلِیٌّ

جس کا میں مولا ہوں تو بے شک اس کے مولا علی ہیں۔

(مسند احمد 3061 ، تاریخِ دمشق 229/42)

♥ حضرت عبد اللہ بن عباس ہی سے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے مولا علی کے بارے میں فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ وَلِیَّہُ فَعَلِیٌّ وَلِیُّہُ، اللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ، وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ

جس کا میں ولی ہوں اس کے علی ولی ہیں۔ اے اللہ ! جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(الشریعۃ للآجری 1527)

♥ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس فرمانِ باری تعالی کے بارے میں فرماتے ہیں:

یَأَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغۡ مَا أُنۡزِلَ إِلَیۡكَ مِنۡ رَبِّكَ وَإِنۡ لَمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ یَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡكَافِرِینَ

اے رسول ! جو آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا اس کو پہنچا دیجیے۔ اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ نے اپنے پروردگار کے پیغام کو نہ پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

(حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ) یہ آیہ مقدسہ حضرت علی کے حق میں نازل

ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کو حکم فرمایا گیا کہ حضرت علی کے بارے میں تبلیغ فرمائیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں، علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور جو علی کو دشمن بنائے تو اسے دشمن رکھ۔

(مناقب علی بن ابی طالب لابن مردویہ حدیث 148 ، 149 ، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری 714 ، شواہد التنزیل 189/1 ، 190)

گیارھویں شخصیت

حضرت عمار بن یاسر

♥ حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ:

حضرت علی نفلی نماز کے دوران رکوع کی حالت میں تھے تو آپ کے پاس ایک سوالی آ گیا۔ حضرت علی نے اپنی انگوٹھی اتار کر سائل کو دے دی۔ وہ سوالی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی ﷺ پر یہ آیہ مقدسہ نازل ہوئی:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور ایمان والے جو نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں صدقہ کرتے ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس اس آیہ مقدسہ کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

جس کا میں مولا ہوں، علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی کو دشمن بنائے تو اس کو دشمن رکھ۔

(معجم اوسط 6232 ، مناقب علی بن ابی طالب لابن مردویہ 339)

♥ حضرت عمار بن یاسر ہی سے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

أُوصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي، وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ تَعَالَى، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ-عَزَّ وَجَلَّ

جو مجھ پہ ایمان لایا اور میری تصدیق کی، میں اسے علی بن ابی طالب کی ولایت و محبت کی تاکید کرتا ہوں۔ جو علی کو دوست رکھے اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے اللہ کو دوست رکھا۔ جو علی سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ جو علی سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

علامہ نورالدین ہیثمی کہتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحْسَنُهَا فِيهِ جَمَاعَةٌ ضُعَفَاءُ وَقَدْ وُثِّقُوا.

(مجمع الزوائد 14640)

بارھویں شخصیت

حضرت اسامہ کے غلام ابو بسطام

حضرت اسامہ کے غلام ابو بسطام سے مروی ہے، فرمایا:

حضرت اسامہ اور مولائے کائنات مولا علی کے بیچ کسی بات پہ تناؤ کی سی کیفیت بن گئی تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مولا علی سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّهُ

اے علی! اللہ کی قسم یہ (اسامہ) مجھے بہت پیارا ہے۔

(ابو بسطام کہتے ہیں کہ مجھے) ایسے لگا جیسے حضرت علی نے اس بات کو دل میں محسوس کیا ہو۔

پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

يَا أُسَامَةُ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

اے اسامہ! جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ 2640 ، الشریعۃ للآجری 1515 ، تاریخِ دمشق 237/42)

تیرھویں شخصیت

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ

رفاعہ بن ایاس اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے راوی کہ جنگِ جمل کے موقع پر مولائے

کائنات نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا:

أَنْشُدُكَ اللَّهَ يَا طَلْحَةُ، سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

من کنت مَوْلَاہُ فعلی مَوْلَاہُ، اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ؟

اے طلحہ! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

جس کا میں مولا ہوں تو علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

حضرت طلحہ نے فرمایا:

بَلَى

کیوں نہیں۔

مولائے کائنات نے فرمایا:

فَلِمَ تُقَاتِلُنِي؟

پھر مجھ سے لڑنے کیوں آ گئے ہو؟

حضرت طلحہ نے فرمایا:

لَمْ أَذْكُرْ

مجھے (یہ فرمانِ مصطفی ﷺ) یاد نہ رہا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت طلحہ واپس لوٹ گئے۔

(المستدرک علی الصحیحین 5594 ، مسند البزار 958 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1358 ، کشف الاستار 2528 ، رسالۃ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ للذہبی 49)

چودھویں شخصیت

حضرت سعد بن ابی وقاص

♥ حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے، فرمایا:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک بار حج کے لیے آئے تو حضرت سعد ان کے پاس گئے۔ لوگوں نے حضرت مولائے کائنات کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ نے حضرت علی کو گالی دی جس پہ حضرت سعد غضب ناک ہو گئے۔

حضرت سعد نے فرمایا:

تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»

آپ یہ بات ایسے شخص کے لیے کر رہے ہو جن کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: تم مجھ سے ایسے ہو جیسے موسی سے ہارون۔

اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: آج میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ 121 ، مصنف ابن ابی شیبۃ 32078)

♥ حارث بن ثعلبہ کہتے ہیں کہ:

میں مکہ مشرفہ حاضر ہوا تو میری ملاقات حضرت سعد بن ابی وقاص سے ہوئی۔ میں نے حضرت سعد سے کہا:

هَلْ سَمِعْتَ لِعَلِيٍّ مَنْقَبَةً؟

کیا آپ نے مولائے کائنات کی کوئی منقبت (خود اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کی زبانی) سن رکھی ہے؟

حضرت سعد نے فرمایا:

شَهِدْتُ لَهُ أَرْبَعًا، لَأَنْ يَكُنَّ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا أُعَمَّرُ فِيهَا مِثْلَ عُمُرِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

میں مولا علی کی چار ایسی منقبتوں کا گواہ ہوں کہ اگر ان میں سے میرے لیے کوئی ایک بھی ہوتی تو مجھے ساری دنیا، جس میں میں حضرت نوح علیہ السلام جتنی عمر پاتا، اس سے بڑھ کر محبوب ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے مشرکینِ قریش کی جانب بیزاری کا پیغام دے کر حضرت ابو بکر صدیق کو روانہ فرمایا۔ جب ابو بکر صدیق ایک دن اور رات کا سفر کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا:

اتْبَعْ أَبَا بَكْرٍ فَخُذْهَا فَبَلِّغْهَا وَرُدَّ عَلَيَّ أَبَا بَكْرٍ

ابو بکر کے پیچھے جاؤ اور وہ پیغام تم لے کر تم پہنچاؤ اور ابو بکر کو میرے پاس واپس بھیج دو۔

حضرت ابو بکر صدیق واپس آ گئے اور عرض گزار ہوئے:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ؟

یارسول اللہ ! کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے ؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا، خَيْرٌ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ يُبَلِّغُ عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنِّي -أَوْ قَالَ: مِنْ أَهْلِ بَيْتِي

ایسی کوئی بات نہیں۔ بالکل خیر ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ میری طرف سے پیغام یا میں خود پہنچاؤں گا یا کوئی ایسا شخص جو مجھ سے ہو۔ یا فرمایا: میرے اہلِ بیت سے ہو۔

حضرت سعد (دوسری منقبت بیان کرتے ہوئے) فرمانے لگے:

ہم رسول اللہ ﷺ کے دربارِ اقدس میں مسجد میں ہی تھے کہ ایک رات ہمارے بیچ اعلان ہوا:

لِيَخْرُجْ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا آلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَآلَ عَلِيٍّ

آلِ رسول اور آلِ علی کو چھوڑ کر باقی سب مسجد سے نکل جائیں۔

حضرت سعد کہتے ہیں کہ ہم اپنے خچر کو کھینچتے ہوئے نکل پڑے۔

جب صبح ہوئی تو حضرت عباس نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ، أَخْرَجْتَ أَعْمَامَكَ وَأَصْحَابَكَ وَأَسْكَنْتَ هَذَا الْغُلَامَ

یارسول اللہ ! آپ نے اپنے چچاؤں اور اپنے اصحاب کو نکال دیا اور اس لڑکے کو ٹھہرا لیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَنَا أَمَرْتُ بِإِخْرَاجِكُمْ وَلَا إِسْكَانِ هَذَا الْغُلَامِ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَمَرَ بِهِ

نہ تو میں نے تمہیں باہر نکالنے کا حکم دیا ہے اور نہ ہی اس نوجوان کو ٹھہرانے کا۔ بے شک اللہ جل وعلا نے خود اس کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا:

تیسری منقبت یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عمرِ فاروق اور جنابِ سعد کو خیبر کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت سعد روانہ ہو گئے اور حضرت عمرِ فاروقِ اعظم واپس لوٹ آئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔

حضرت سعد فرماتے ہیں:

فِي ثَنَاءٍ كَثِيرٍ أَخْشَى أَنْ أُخْطِئَ بَعْضَهُ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس گفتگو میں بہت زیادہ تعریف فرمائی (میں ساری کی ساری اس لیے نہیں بیان کر رہا کیونکہ) مجھے ڈر ہے کہ میں کوئی غلطی نہ کر جاؤں۔

پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی کو بلایا تو صحابہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ! حضرت علی تو آنکھ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

پس حضرت علی کو پکڑ کر لایا گیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

افْتَحْ عَيْنَيْكَ

آنکھیں کھولو!

عرض کی:

لَا أَسْتَطِيعُ

نہیں کھول سکتا۔

حضرت سعد کہتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اپنے مبارک انگوٹھوں سے دونوں آنکھوں کو ملا اور پھر وہ جھنڈا مولا علی کو عطا فرمایا۔

حضرت سعد کہتے ہیں:

چوتھی منقبت غدیرِ خم کے موقع پر۔ رسول اللہ ﷺ قیام فرما ہوئے اور خطبہ دیا۔ پھر فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

اے لوگو! کیا میں اہلِ ایمان کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں؟

یہ جملہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔

صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ادْنُ يَا عَلِيُّ

علی! قریب ہو۔۔۔!!!

پھر آپ ﷺ نے اپنا اور حضرت علی کا ہاتھ بلند کیا یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔

حضرت سعد کہتے ہیں:

مولا علی کی پانچویں منقبت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حمراء اونٹنی پر غزوہ کے لیے روانہ ہوئے اور حضرت علی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی کو اس لیے پیچھے چھوڑ کر گئے ہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے انہیں بوجھ سمجھا اور انہیں ساتھ لے جانا پسند نہیں کیا۔

جب یہ بات حضرت علی کو پہنچی تو آپ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی رکاب تھام کر عرض گزار ہوئے:

زَعَمَتْ قُرَيْشٌ أَنَّكَ إِنَّمَا خَلَّفْتَنِي أَنَّكَ تَسْتَثْقِلُنِي وَكَرِهْتَ صُحْبَتِي

قریش کا خیال ہے کہ آپ نے مجھے اس لیے پیچھے چھوڑا کیونکہ آپ نے مجھے بوجھ جانا اور مجھے ساتھ لے جانا پسند نہیں فرمایا۔

حضرت سعد کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہی حضرت علی رو دیئے۔

حضرت سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے بیچ اعلان کروایا اور لوگ جمع ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

أَمِنۡكُمۡ أَحَدٌ إِلَّا وَلَكُمۡ حَامَّةٌ أَمَا تَرۡضَى يَا ابۡنَ أَبِي طَالِبٍ أَنۡ تَكُونَ مِنِّي بِمَنۡزِلَةِ هَارُونَ مِنۡ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعۡدِي

تم میں سے ہر شخص کے لیے (اہلِ خانہ میں) کوئی نا کوئی محافظ موجود ہے (اور علی میرے اہلِ خانہ میں محافظ ہے۔)

اے علی ! کیا تم اس پہ راضی نہیں کہ تمہاری حیثیت میرے دربار میں ویسے ہو جیسے حضرت موسی کے دربار میں حضرت ہارون کی، سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔

حضرت علی نے عرض کی:

رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی۔

(المسند للشاشی 63 ، تاریخِ دمشق 116/42 ، 117 ، کتاب الولایۃ لابن جریر الطبری ص 89 ، رسالۃ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ للذہبی حدیث 61)

پندرھویں شخصیت

حضرت ابو ایوب انصاری

♥ حضرت ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوۡلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(السنۃ لابن ابی عاصم 1355)

♥ ریاح کہتے ہیں کہ مولا علی مشکل کشا کے پاس کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا

اے ہمارے مولا! آپ پہ سلامتی ہو۔

مولا علی نے فرمایا:

میں تمہارا مولا کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم اہلِ عرب ہو (جو آزاد قوم ہیں۔)

ان حضرات نے کہا:

سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ:

«مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ»

ہم نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا:

جس کا میں مولا، اس کے علی مولا۔

(اس لیے ہم نے آپ کو اپنا مولا کہا۔)

ریاح کہتے ہیں کہ جب وہ لوگ چل پڑے تو میں ان کے پیچھے گیا اور ان سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے بتایا کہ یہ گروہِ انصار ہیں اور ان کے اندر حضرت ابو ایوب انصاری بھی ہیں۔

(مسند احمد 23563 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 967 ، معجم کبیر 4053 ، مناقب علی لابن المغازلی 30)

♥ ریاح بن حارث ہی سے مروی ہے، فرمایا:

مولائے کائنات حضرت علی رَحبَہِ کوفہ میں تشریف فرما تھے، اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس پر سفر کے آثار تھے۔ آکر عرض گزار ہوا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ

اے میرے مولا! آپ پہ سلامتی ہو۔

حضرت علی نے فرمایا: یہ کون ہیں؟

لوگوں نے بتایا کہ حضرت ابو ایوب انصاری ہیں۔

حضرت علی نے فرمایا: ان کے لیے جگہ کشادہ کرو۔

پس حضرت ابو ایوب نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ 32073 ، المعجم الکبیر للطبرانی 4052 ، الشریعۃ للآجری 1517 ، معجم الصحابۃ للبغوی 1822 ، مناقب علی بن ابی طالب لابن مردویہ حدیث 154)

♥ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے:

حضرت سیدنا مولا علی نے رَحَبَہ کوفہ میں لوگوں کو قسم دی کہ:

کس نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو غدیرِ خم کے موقع پر فرماتے سنا۔

دس سے کچھ زائد لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابو ایوب انصاری بھی تھے۔ سب نے کہا:

ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو غدیرِ خم کے موقع پر فرماتے سنا، جبکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

ألستم تَشْهَدُون أَن قد بلغت وَنَصَحت

کیا تم اس بات کے گواہ نہیں ہو کہ میں نے تبلیغ کر دی اور میں نے خیر خواہی کی؟

صحابۂ کرام نے عرض کی:

نشْهد أَنَّك قد بلغت وَنَصَحْت

ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے تبلیغ فرمادی اور خیر خواہی فرمائی۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

أَلا إِن الله وليي وَأَنا ولي الْمُؤمنِينَ أَلا فَمن كنت مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَال من ولاه وَعَاد من عَادَاهُ وَأحب من أحبه وابغض من أبغضه وأعن من أَعَانَهُ

خبردار!

بے شک اللہ جل وعلا میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں۔ خبردار! جس کا میں مولا ہوں تو یہ (یعنی حضرت علی) اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو اسے دوست سمجھے تو اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن جانے تو اسے دشمن رکھ۔ جو اس سے محبت کرے تو اسے اپنا محبوب بنالے اور جو اس سے بغض رکھے تو اسے مبغوض بنالے اور جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما۔

(المتحابين فی اللہ لابن قدامۃ المقدسی 92)

سولھویں شخصیت

حضرت زید بن ارقم

حضرت زید بن ارقم سے بھی یہ حدیث کئی افراد نے روایت کی ہے۔ ان میں سے بعض یہاں ذکر کیے جاتے ہیں:

ابو سلمان مؤذن کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

ابو سلمان مؤذن حضرت زید بن ارقم سے راوی، فرمایا:

حضرت علی نے لوگوں کو قسم دے کر فرمایا:

أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

« مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اللھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ»

میں اس شخص کو رب یاد دلاتا ہوں جس نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی کو دشمن جانے تو اسے دشمن رکھ۔

زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ:

بارہ بدری صحابہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی۔

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں:

وَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ كَتَمَ فَذَهَبَ بَصَرِي

میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے بات چھپالی تو میری نظر جاتی رہی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 4985 ، 4996 ، مناقبِ علی لابن المغازلی 33 ، مناقب علی بن ابی طالب لابن مردویہ 235)

ایک روایت میں ہے کہ کھڑے ہونے والوں کی تعداد سولہ تھی اور زید بن ارقم نے فرمایا کہ میں بھی کھڑے ہونے والوں میں سے تھا۔

(الفوائد الشہیر بالغیلانیات 126)

ابو الطفیل کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

♥ سلمہ بن کُہیل سے مروی ہے۔ کہا:

ہمیں ابو الطفیل نے بتایا کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے سنا:

نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عِنْدَ سَمُرَاتِ خَمْسِ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَقَامَ تَحْتَهُنَّ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَهُ يُصَلِّي، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ:

رسول اللہ ﷺ مکہ مشرفہ و مدینہ طیبہ کے درمیان ببول کے پانچ بڑے درختوں کے پاس اترے اور ان درختوں کے نیچے ٹھہرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسی روز زوالِ آفتاب کے بعد اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے قیام فرما ہوئے۔ اللہ جل و علا کی حمد و ثنا کی اور جو اللہ جل و علا نے چاہا وہ فرمایا۔ پھر فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُمَا، الْقُرْآنُ وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي»

اے لوگو!

بے شک میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں، جب تک تم ان دونوں کی پیروی کرتے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ قرآن اور میرے اہلِ بیت، میری عترت۔

پھر فرمایا:

تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

تم جانتے ہو کہ میں مؤمنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟

صحابہ نے عرض کی:

بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ،

کیوں نہیں یارسول اللہ!

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كُنتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري 712 ، فضائل اصحابة لاحمد بن حنبل 959)

♥ ابو الطفیل سے حکیم بن جبیر راوی اور وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے، فرمایا:

نبی ﷺ نے جُحفہ کے موقع پر پڑاؤ فرمایا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ اللہ جل وعلا کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا:

«إِنِّي لَا أَجِدُ لِنَبِيٍّ إِلَّا نِصْفَ عُمُرِ الَّذِي قَبْلَهُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟»

بے شک میں کسی نبی کے لیے نہیں پاتا مگر اس سے پچھلے نبی کی عمر کا نصف۔ اور بے شک میں قریب ہے کہ بلایا جاؤں تو جواب دوں۔ تو تم لوگ کیا کہنے والے ہو؟

صحابہ نے عرض کی:

نَصَحْتَ

(ہم کہیں گے کہ) آپ نے خیر خواہی فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ ؟

کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور یہ کہ مرنے کے بعد اٹھنا حق ہے۔

صحابہ نے عرض کی:

نَشْهَدُ

ہم گواہی دیتے ہیں۔

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں: (صحابہ کی بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستہائے مبارکہ کو اٹھا کر اپنے سینۂ اقدس پہ رکھا پھر فرمایا:

وَأَنَا أَشْهَدُ مَعَكُمْ

اور میں تم لوگوں کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا تَسْمَعُونَ ؟

کیا سنتے نہیں ہو؟

صحابہ نے عرض کی:

نَعَمْ ہاں (یا رسول اللہ سنتے ہیں۔)

فرمایا:

فَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَأَنْتُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَإِنَّ عُرْضَهُ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرَى، فِيهِ أَقْدَاحٌ عَدَدَ النُّجُومِ مِنْ فِضَّةٍ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ؟

تو بلا شبہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور تم میرے پاس حوض پہ آنے والے ہو۔ اور حوض کی چوڑائی صنعاء اور بُصریٰ کے درمیانی دوری سے زیادہ ہے۔ اس میں ستاروں کی تعداد کے چاندی کے پیالے ہیں۔ تو تم خیال رکھو کہ دو بھاری چیزوں کے بارے میں کس انداز میں میری خلافت کرو گے۔

(یہ بات سن کر) ایک پکارنے والے نے پکارا:

وَمَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟

وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں یا رسول اللہ؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَضِلُّوا، وَالْآخَرُ عِتْرَتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَسَأَلْتُ ذَلِكَ لَهُمَا رَبِّي، فَلَا تَقَدَّمُوهُمَا فَتَهْلَكُوا، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلَكُوا، وَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ»

اللہ کی کتاب۔ ایک جانب دستِ خداوندی میں ہے اور دوسری جانب تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تو تم اسے پکڑے رکھو، گمراہ نہ ہوگے۔ اور دوسری (بیش قیمت نفیس چیز) میری عترت ہے۔ اور بے شک لطیف خبر والے نے مجھے بتایا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس پہنچیں گے۔ یہ بات میں نے ان دونوں کے لیے اپنے رب سے مانگی ہے۔ تو تم ان دونوں سے آگے مت بڑھو، ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور ان دونوں کے معاملے میں کوتاہی بھی نہ کرو، ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور انہیں سکھاؤ مت، کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

میں جس کی جان سے زیادہ قریب ہوں تو علی اس کا ولی ہے۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ، جو اسے دشمن رکھے اسے تو دشمن رکھ۔

(المعجم الكبير للطبراني 4971)

♥ ابو الطفیل سے تیسرے راوی ہیں "حبیب بن ابی ثابت" "مستدرک علی الصحیحین" میں ہے:

ابو الطفیل سے حبیب بن ابی ثابت راوی اور ابو الطفیل حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، فرمایا:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیرِ خُم پہ ٹھہرے تو چند بڑے درختوں کے بارے میں حکم فرمایا جنہیں صاف کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"

ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے بلا لیا گیا ہے تو میں نے دعوت قبول کر لی ہے۔ بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ تو تم دھیان کرو کہ ان دونوں کے بارے میں کیسے میرے خلیفہ بنو گے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ پہنچیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین 4576)

حبیب بن ابی ثابت کی ابو الطفیل سے یہ روایت شرح مشکل الآثار، السنۃ لابن ابی عاصم، السنن الکبری للنسائی، خصائص علی للنسائی میں بھی ہے۔ ان تمام کتب میں "حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ" کے بعد یہ اضافہ ہے:

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ "ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: " مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ"

بے شک اللہ جل و علا میرا مولا ہے اور میں ہر ایمان دار کا ولی ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے سیدنا مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

جس کا میں ولی ہوں تو یہ بھی اس کے ولی ہیں۔ اے اللہ! جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو انہیں دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ۔

(ابو الطفیل کہتے ہیں کہ) میں نے جنابِ زید سے کہا:

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

آپ نے اسے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟

جنابِ زید نے فرمایا:

مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنَيْهِ ,وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ

ان درختوں کے درمیان ہر شخص نے آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپ ﷺ کی گفتگو کو اپنے کانوں سے سنا۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی نے فرمایا:

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ ,لَا طَعْنَ لِأَحَدٍ فِي أَحَدٍ مِنْ رُوَاتِهِ

(شرح مشکل الآثار 1765 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1555 ، السنن الکبری للنسائی 8092 ، 8410 ، خصائص علی للنسائی 79)

عطیہ عوفی کی زید بن ارقم سے روایت:

عطیہ عوفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا کہ غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کے حق میں کیا فرمایا؟

حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں:

ہم مقامِ جحفہ پر تھے تو رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت باہر تشریف لائے اور انہوں نے مولا علی کا بازو تھام رکھا تھا۔ پھر فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

اے لوگو!

کیا تم نہیں جانتے کہ میں اہلِ ایمان کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟

لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

تو جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(مسند احمد 19279 ، فضائل الصحابۃ 992 ، تاریخِ اصبہان 283/1)

ابو سلیمان کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

ابو سلیمان حضرت زید بن ارقم سے راوی، فرمایا کہ مولا علی نے لوگوں سے گواہی طلب کی اور فرمایا:

أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

"اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ"

میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

اے اللہ ! جس کا میں مولا ہوں ، علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ ! جو علی سے محبت رکھے تو اسے محبوب رکھ اور جو علی سے بغض رکھے تو اسے دشمن رکھ۔

حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں کہ:

سولہ افراد نے اٹھ کر گواہی دی۔

(مسند احمد 23143)

ابو لیلیٰ کِندی کی حضرت زید بن ارقم سے روایت:

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ مجھے ابو لیلیٰ کندی نے بتایا۔ ابو لیلیٰ کندی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم کو فرماتے سنا جبکہ ہم جنازہ کے انتظار میں تھے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا:

أَبَا عَامِرٍ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لِعَلِيٍّ:

«مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» ؟

اے ابو عامر!

کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غدیرِ خم کے موقع پر مولا علی سے فرماتے سنا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں ؟

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: ہاں۔

ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم سے عرض کی:

قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

یہ بات رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ؟

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: ہاں۔

پوچھنے والے نے کہا:

قَدْ قَالَهَا لَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ؟

یہ بات چار بار فرمائی؟

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: ہاں۔

(فضائل الصحابۃ 1048)

ابو عبد اللہ میمون کی زید بن ارقم سے روایت:

ابو عبد اللہ میمون کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم نے فرمایا اور میں سن رہا تھا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک وادی میں اترے جسے وادئِ خم کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے نماز کے بارے میں حکم فرمایا اور دوپہر کے وقت اداء کرلی گئی۔

حضرت زید نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا۔ اور ایک کپڑے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے لیے ببول کے درخت پر دھوپ سے سایہ کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم جانتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کے گواہ نہیں ہو کہ میں ہر ایمان دار کو اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں؟

صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تو جس کا میں مولا تو بے شک علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست بنائے اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(مسند احمد بن حنبل 19328 ، فضائل الصحابۃ 1017 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1362)

سترھویں شخصیت

حضرت عبد اللہ بن مسعود

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(مناقب علی لابن المغازلی 32 ، تاریخِ دمشق 223/42)

اٹھارھویں شخصیت

حضرت عبد اللہ بن عمر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ ﷺ حضرت علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا مَوْلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں، یہ اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو اس کو دوست بنالے اور جو اس سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 13867 ، مسند البزار 6103 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1357 ، تاریخِ دمشق 236/42)

انیسویں شخصیت

حضرت انس بن مالک

♥ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ:

میں نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

میں اہلِ ایمان کو ان کی جانوں سے زیادہ قریبی ہوں۔

پھر حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے، جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ۔

(الشریعۃ للآجری 1525 ، تاریخِ دمشق 235/42)

♥ عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ :

میں مولائے کائنات کی منبر پہ جلوہ گری کے وقت حاضر تھا جب آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو قسم دے رہے تھے کہ:

مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ مَا قَالَ فَيَشْهَدُ

تم میں سے جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کو غدیرِ خم کے موقع پر جو فرماتے سنا، وہ گواہی دے۔

عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ بارہ افراد کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید

، حضرت انس بن مالک بھی تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا لے اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن بنا لے۔

(المعجم الصغیر 175 ، المعجم الاوسط 2254 تاریخِ اصبہان 142/1)

بیسویں شخصیت

حضرت جابر بن عبد اللہ

عبد اللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کے پاس حضرت محمد بن حنفیہ، امام علی زین العابدین اور امام محمد باقر بھی تھے۔ اہلِ عراق سے ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی:

میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا وہ مجھے بتائیے۔

حضرت جابر نے فرمایا:

ہم رسول اللہ ﷺ کے دربارِ اقدس میں تھے۔ آپ اپنے خیمہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت سیدنا مولا علی سے فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کیا:

ادھر آؤ، ادھر آؤ۔

وہاں قبیلہ جُہینہ، مُزینہ اور غِفار کے کچھ لوگ موجود تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

اس شخص نے کہا:

میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا وہاں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرِ فاروقِ اعظم موجود تھے؟

حضرت جابر نے کہا:

اللهم لا

اللہ کی قسم نہیں۔

(السنۃ لابن ابی عاصم 1356 ، تاریخِ دمشق 224/42 ، 225 ، معجم ابن عساکر 1042 ، الشریعۃ للآجری 1518 ، 1519)

اکیسویں شخصیت

حضرت ابو ذر غفاری

حضرت ابوذر غفاری سے مرفوعا مروی ہے، فرمایا:

من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وأبغض من أبغضه

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست جانے تو اس کو دوست بنالے اور جو علی سے بغض رکھے تو اس کو مبغوض بنالے۔

(رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه للذہبی حدیث 113)

بائیسویں شخصیت

حضرت سلمان فارسی

حضرت سلمان فارسی سے مرفوعا مروی ہے، فرمایا:

مَنْ كُنتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(حديث الولاية لابن عقده ص80 ، رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه للذہبی حديث 114 ، تخريج احاديث الكشاف للزيلعی 2/241)

تئیسویں شخصیت

حضرت زید بن ثابت

عمرو بن واثلہ حضرت زید بن ثابت سے راوی، فرمایا:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیرِ خم پہ قیام فرمایا تو چند درختوں کے بارے میں حکم دیا جن کے نیچے صفائی کی گئی۔ پھر قیام فرما ہوئے اور فرمایا:

«كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا؟ فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ»

مجھے لگ رہا ہے جیسے مجھے بلا لیا گیا ہے تو میں نے دعوت قبول کر لی ہے۔ بے شک میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں جن میں سے ایک دوسری سے زیادہ بڑی ہے۔

اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ تو تم خیال رکھو کہ ان دونوں کے بارے میں کس طرح میرے خلیفہ بنو گے۔ کیونکہ بلاشبہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ مَوْلَای، وَأَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ

بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔

پھر سیدنا مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَهٰذَا مَوْلَاہُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں تو یہ بھی اس کا مولا ہے۔

اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔ جو اس سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 4970)

چوبیسویں شخصیت

حضرت ابو سعید خدری

♥ سہم بن حصین اسدی کہتے ہیں:

میں اور عبد اللہ بن علقمہ مکہ شریف پہنچے۔ ابنِ شریک (سہم بن حصین کے تلمیذ) کا کہنا ہے کہ عبد اللہ بن علقمہ مولائے کائنات مولا علی کو گالیاں دیا کرتے تھے۔

سہم بن حصین کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن علقمہ سے کہا: کیا حضرت ابو سعید خدری کے پاس چلیں؟

(پس ہم حضرت ابو سعید خدری کے پاس چلے گئے۔ جا کر) میں نے کہا:

هل سَمِعْتَ لِعَلِيٍّ مَنْقَبَةً؟

کیا آپ نے مولائے کائنات مولا علی کی کوئی منقبت (رسول اللہ ﷺ کی زبانی) سن رکھی ہے؟

حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا:

نَعَمْ، فَإِذَا حَدَّثْتُكَ فَسَلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ وَقُرَيْشًا

ہاں! جب میں تمہیں بتاؤں تو مہاجرین و انصار اور قریش سے پوچھنا۔

پھر حضرت ابو سعید خدری بتانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ غدیرِ خم کے موقع پر لوگوں کے سامنے جلوہ گر ہوئے۔ پھر فرمایا:

أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

کیا میں اہلِ ایمان کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں؟

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

ادْنُ يَا عَلِيُّ!

اے علی قریب آؤ!

حضرت علی قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بلند فرمایا، حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

ابو سعید خدری کہتے ہیں:

یہ فرمان میں نے خود اپنے کانوں سے سنا۔

ابنِ شریک کا کہنا ہے کہ عبد اللہ بن علقمہ اور سہم واپس پہنچے۔ جب ہم فجر کی نماز پڑھ چکے تو عبد اللہ بن علقمہ نے کھڑے ہو کر کہا:

أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ سَبِّ عَلِيٍّ

میں مولائے کائنات سیدنا علی المرتضی کو گالی دینے سے اللہ جل وعلا کے دربار میں توبہ کرتا ہوں۔

(التاریخ الکبیر للبخاری 193/4 ، تاریخِ دمشق 228/42 ، 229)

♥ عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ:

میں مولائے کائنات کی منبر پہ جلوہ گری کے وقت حاضر تھا جب آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو قسم دے رہے تھے کہ:

مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ مَا قَالَ فَلْيَشْهَدُ

تم میں سے جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کو غدیرِ خم کے موقع پر جو فرماتے سنا، وہ گواہی دے۔

عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ بارہ افراد کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید، حضرت انس بن مالک بھی تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے سنا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا لے اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن بنا لے۔

(المعجم الصغیر 175 ، المعجم الاوسط 2254 تاریخِ اصبہان 142/1)

پچیسویں شخصیت

حضرت اسعد بن زرارہ

عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ اپنے والدِ گرامی سے مرفوعا راوی، فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(کتاب الولایۃ لابن عقدۃ حدیث 1 ، الموضح لاوہام الجمع والتفریق 191/1)

چھبیسویں شخصیت

حضرت سمرہ بن جندب

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیرِ خم کے موقع پر ارشاد فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں، اے اللہ! جو علی سے دوستی رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی کو دشمن جانے تو اسے دشمن رکھ۔

(کتاب الولایۃ لابن عقدۃ ص 82 ، تاریخِ دمشق 230/42)

ستائیسویں شخصیت

حضرت عبد اللہ بن یامیل

عبد اللہ بن یامیل کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(کتاب الولایۃ لابن عقدۃ ص 109 ، اسد الغابۃ 183/2 ، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ 227/4)

اٹھائیسویں شخصیت

حضرت ابو ذؤیب ھُذَلِی

حضرت ابو ذؤیب ھُذَلی فرماتے ہیں کہ میں نے غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو لوگوں کے سامنے کھڑے کیا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست جانے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم 6779)

انتیسویں شخصیت

حضرت حسان بن ثابت

حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ جب غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

تو حضرت حسان بن ثابت نے عرض کی:

أفتأذن يا رسول الله أن أقول أبياتا

یارسول اللہ! کیا آپ مجھے چند اشعار کہنے کی اجازت دیتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قل على بركة الله

اللہ جل وعلا کی جانب سے عطا کی گئی برکت پہ کہو۔

حضرت حسان نے کہا:

يا معشر قريش ، اسمعوا شهادة رسول الله ﷺ

اے گروہِ قریش! رسول اللہ ﷺ کی گواہی سن لو!

پھر حضرت حسان نے کہا:

يناديهم يوم الغدير نبيّهم   بخمّ وأسمع بالرسول مناديا

غدیر کے روز خم کے مقام پہ مسلمانوں کو ان کے نبی پکار رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نداء کرتے ہوئے بھی کیا کمال سماعت کے مالک ہیں۔

فقال : فمن مولاكم ووليّكم؟   فقالوا ، ولم يبدوا هناك التعاميا

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا مولا اور ولی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی اور اس وقت کسی لا علمی کا اظہار نہ کیا۔

إلهك مولانا وأنت وليّنا   ولن تجدنّ في ذلك اليوم عاصيا

آپ کے معبود ہمارے مولا ہیں اور آپ ہمارے مولا ہیں۔ اس دن آپ کسی کو نافرمانی کرنے والا نہ پائیں گے۔

فقال له : قم يا عليّ ، فإنّني   رضيتك من بعدي إماما وهاديا

پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی اٹھو! کیونکہ میرے بعد میں تمہارے امام وہادی ہونے پہ راضی ہوا۔

فمن كنت مولاه فهذا وليّه   فكونوا له أنصار صدق مواليا

جس کا میں مولا ہوں، یہ اس کے ولی ہیں۔ تو تم لوگ ان سے محبت رکھتے ہوئے ان کے سچے مددگار بن جاؤ۔

هناك دعا : اللهمّ وال وليّه   وكن للذي عادى عليّا معاديا

اس وقت آپ نے دعا کی: اے اللہ! علی سے محبت کرنے والے کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

فخصّ بها دون البريّة كلّها   عليّا وسماه الوزير المؤاخيا

رسول اللہ ﷺ نے اس ولایت کے ساتھ ساری مخلوق کو چھوڑ کر حضرت علی کو خاص فرمایا اور آپ کو بھائی بناتے ہوئے آپ کا نام وزیر رکھا۔

(مناقبِ علی بن ابی طالب لابن مردویہ حدیث 150 ، فرائد السمطین 74/1 حدیث 40 ، نظم درر السمطین ص 112)

تیسویں شخصیت

حضرت ابو ہریرہ

♥ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِي عَشْرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ , كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّينَ شَهْرًا، وَهُوَ يَوْمُ غَدِيرُ خَمٍّ، لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: أَلَسْتَ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ؟

جس شخص نے اٹھارہ ذو الحجہ کا روزہ رکھے اس کے لیے ساٹھ مہینے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور وہ غدیرِ خم والا دن ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا:

کیا میں اہلِ ایمان کو ان کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں؟

صحابہ نے عرض کی:

بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ   کیوں نہیں یارسول اللہ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

حضرت عمر فاروق نے خوشی سے ہنس کر فرمایا:

يَا بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

اے علی! آپ میرے بھی مولا بن گئے ہیں اور ہر مسلمان کے مولا بن گئے ہیں۔

(مناقبِ علی لابن المغازلی 24 ، ترتیب الامالی الخمیسیہ للشجری 716 ، 1212 ، 1744 ، فوائد ابن اخی میمی الدقاق 468 ، تاریخِ بغداد 221/9 ، تاریخِ دمشق 233/42 ـ 234)

♥ یزید اودی کا کہنا ہے:

میں مسجدِ کوفہ میں حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک شخص نے آکر کہا:

يا أبا هريرة، أنشدك الله أشهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم؟

اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا آپ غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے؟

حضرت ابوہریرہ نے کہا: ہاں۔

سائل نے کہا:

فما سمعته يقول في علي -رضي الله عنه-؟

تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی کے بارے میں کیا کہتے سنا؟

حضرت ابوہریرہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی کو دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ۔

(اللطائف من دقائق المعارف لابی موسی المدینی 746 ، 747 ، مسند البزار 9659 ، 9660 ، الشریعۃ للآجری 1111 ، معجم ابن المقرئ 17 ، تاریخِ دمشق 231/42 ، 232)

♥ عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ:

میں مولائے کائنات کی منبر پہ جلوہ گری کے وقت حاضر تھا جب آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو قسم دے رہے تھے کہ:

مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ مَا قَالَ فَيَشْهَدُ

تم میں سے جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کو غدیرِ خم کے موقع پر جو فرماتے سنا، وہ گواہی دے۔

عمیرہ بن سعد کہتے ہیں کہ بارہ افراد کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید، حضرت انس بن مالک بھی تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا لے اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن بنالے۔

(المعجم الصغیر 175 ، المعجم الاوسط 2254 ، تاریخِ اصبہان 142/1)

اکتیسویں شخصیت

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ میں نے غدیر، خم کے موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس آیۂ مقدسہ کی تلاوت فرمائی:

یَاأَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہُ

اے رسول! جو آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا اس کو پہنچا دیجیے۔

اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ نے اپنے پروردگار کے پیغام کو نہ پہنچایا۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے دستہائے مبارکہ کو بلند کیا، یہاں تک کہ مبارک بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

الا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

خبر دار! جس کا میں مولا ہوں، علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور جو علی کو دشمن بنائے تو اسے دشمن رکھ۔

پھر فرمایا:

اللھم اشھد

اے اللہ! گواہ رہنا۔

(شواہد التنزیل 190/1 حدیث 247)

بتیسویں شخصیت

حضرت عمران بن حصین

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر مولا علی کو امیر مقرر فرمایا، دورانِ سفر چار افراد نے آپس میں ٹھان لی کہ رسول اللہ ﷺ سے مولا علی کی شکایت کریں گے۔

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ہم جب سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ پہ سلام پیش کرتے۔

جب لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو ان چاروں میں سے ایک شخص اٹھا اور بولا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا

یارسول اللہ! حضرت علی نے ایسے ایسے کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ اس سے پھیر لیا۔

پھر دوسرا اٹھا اور اس نے اٹھ کر عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا

یارسول اللہ! حضرت علی نے ایسے ایسے کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ اقدس اس سے بھی پھیر لیا۔

پھر تیسرا شخص اٹھا اور اس نے اٹھ کر عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا

یارسول اللہ! حضرت علی نے ایسے ایسے کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ اقدس اس سے بھی پھیر لیا۔

پھر چوتھا شخص اٹھا اور اس نے اٹھ کر عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا

یارسول اللہ! حضرت علی نے ایسے ایسے کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس چوتھے کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اور غصہ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس پہ نظر آ رہا تھا:

دَعُوا عَلِيًّا، دَعُوا عَلِيًّا، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

علی کو چھوڑ دو، علی کو چھوڑ دو۔ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایمان دار کا ولی ہے۔

(جامع ترمذی 3712 ، مسند احمد بن حنبل 19928 ، السنن الکبری للنسائی 8090 ، 8420 ، مسند ابی یعلی الموصلی 355 ، مستدرک علی الصحیحین 4579 ، فضائل الصحابۃ 1035 ، 1060 ، 1104 ، فضائل الصحابۃ للنسائی 43)

تینتیسویں شخصیت

حضرت براء بن عازب

براء بن عازب کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم غدیرِ خم پہ ٹھہرے تو ہمارے بیچ نداء کی گئی:

با جماعت نماز ہونے والی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے لیے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی۔ آپ ﷺ نے نمازِ ظہر اداء فرمائی اور حضرت مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

أَلَسۡتُمۡ تَعۡلَمُونَ أَنِّي أَوۡلَى بِالۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ أَنۡفُسِهِمۡ؟

کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں اہلِ ایمان کا ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟

صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَسۡتُمۡ تَعۡلَمُونَ أَنِّي أَوۡلَى بِكُلِّ مُؤۡمِنٍ مِنۡ نَفۡسِهِ؟

کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر ایمان دار سے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں؟

صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

اللَّهُمَّ مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوۡلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاهُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاهُ

اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں تو علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

اس کے بعد حضرت سیدنا عمرِ فاروقِ اعظم کی مولا علی سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا:

هَنِيئًا لَكَ يَا ابۡنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصۡبَحۡتَ وَأَمۡسَيۡتَ مَوۡلَى كُلِّ مُؤۡمِنٍ وَمُؤۡمِنَةٍ

اے ابو طالب کے بیٹے! مبارک ہو! آپ ہر ایمان دار مرد و عورت کے مولا بن گئے ہیں۔

(مسند احمد 18479 ، فضائل الصحابۃ 1016 ، 1042 ، الشریعۃ للآجری 1524 ، تاریخِ دمشق 220/42)

ابو اسحاق حضرت زید بن ارقم اور جنابِ براء سے راوی، ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم غدیرِ خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے دربارِ اقدس میں حاضر تھے اور ہم درخت کی

شاخیں رسول اللہ ﷺ کے سرِ اقدس سے ہٹائے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

خبر دار!

بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

دوسری روایت میں ہے:

اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر۔

(معجم ابن الاعرابی 1643 ، فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی 18 ، شرح مذاہب اہل السنۃ لابن شاہین 87 ، تاریخِ دمشق 222/42 ، الکامل فی ضعفاء الرجال 67/8)

چونتیسویں شخصیت

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت بریدہ سے عبد اللہ بن عباس کی روایت:

حضرت بریدہ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما راوی، بریدہ کہتے ہیں کہ میں

نے مولا علی کی ہمراہی میں یمن کی جانب غزوہ میں شرکت کی تو مجھے حضرت مولا علی سے کچھ شکایت ہوئی۔

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹا تو میں نے مولا علی کی برائی شروع کر دی۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس بدل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

اے بریدہ!

کیا میں ایمان والوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں؟

میں نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس کے مولا ہیں

(مسند احمد 22945 ، فضائل الصحابۃ 989 ، تاریخِ اصبہان 94/2)

حضرت بریدہ سے ان کے بیٹے کی روایت:

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے راوی، فرمایا:

بریدہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ حضرت علی کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ بریدہ ان پر رک گئے اور فرمایا:

میرے دل میں حضرت علی کے لیے تھوڑی رنجش تھی اور حضرت خالد بن ولید بھی ایسے ہی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک لشکر میں بھیجا جس کے امیر مولا علی تھے۔ ہم نے کچھ

لوگ قید کیے تو حضرت علی نے خُمُس میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی۔ خالد بن ولید نے کہا: اس سے دور رہو۔

جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو میں رسول اللہ ﷺ کو بتانے لگ گیا جو ہوا۔ پھر میں نے کہا:

حضرت علی نے خُمُس سے ایک باندی رکھ لی۔

بریدہ نے کہا: میں نیچی نگاہ رکھنے والا شخص تھا۔ میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس بدل چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا بُرَيْدَةُ، أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟

بریدہ کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟

میں نے عرض کی: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَأَحِبَّهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

پس اس کو اپنا محبوب بنالو۔ کیونکہ خُمُس میں اس کا اس سے زیادہ حصہ ہے (جتنا انہوں نے لیا ہے۔)

اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

جس کا میں دوست ہوں، علی اس کے دوست ہیں۔

(مسند احمد 22961 ، 23028 ، 23057 ، فضائل الصحابۃ 947 ، 1177 ، 1179)

حضرت بریدہ سے طاوس کی روایت:

طاوس حضرت بریدہ بن حصیب سے راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا اس کے علی مولا۔

(تاریخِ اصبہان 161/1)

پینتیسویں شخصیت

حضرت حذیفہ بن اسید

حضرت حذیفہ بن اَسید غفاری سے مروی ہے، فرمایا:

لَمَّا صَدَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ نَهى أَصْحَابَهُ عَنْ شَجَرَاتٍ بِالْبَطْحَاءِ مُتَقَارِبَاتٍ أَنْ يَنْزِلُوا تَحْتَهُنَّ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِنَّ فَقُمَّ مَا تَحْتَهُنَّ مِنَ الشَّوْكِ، وَعَمَدَ إِلَيْهِنَّ فَصَلَّى تَحْتَهُنَّ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ:

جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو کھلی وادی میں قریب قریب کھڑے چند درختوں کے نیچے صحابہ کو ٹھہرنے سے منع فرمایا۔ پھر ان درختوں کی طرف بھیج کر ان کے نیچے سے کانٹے ہٹوا دیئے گئے اور آپ ﷺ ان کی طرف تشریف لائے اور ان کے نیچے نماز اداء فرمائی۔ پھر قیام فرما ہوئے اور فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُ لَمْ يُعَمَّرْ نَبِيٌّ إِلَّا نِصْفَ عُمُرِ الَّذِي يَلِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَإِنِّي لَأَظُنُّ أَنِّي يُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَإِنِّي

مَسْـُٔولٌ، وَإِنَّكُمْ مَسْـُٔولونَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟»

اے لوگو!

بے شک لطیف خبر والے نے مجھے بتایا کہ نبی کی عمر اس سے پچھلے نبی کی عمر کا نصف ہوتی ہے۔ اور بے شک مجھے گمان ہے کہ بے شک مجھے عنقریب بلایا جائے گا تو مجھے جواب دینا ہو گا۔ اور بے شک میں بھی پوچھا جاؤں گا اور بے شک تم لوگوں سے بھی سوال کیا جائے گا۔ تو تم لوگ کیا کہنے والے ہو؟

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے عرض کی:

نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَجَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ، فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا

ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ فرمائی، جہاد فرمایا، خیر خواہی فرمائی۔ تو اللہ جل وعلا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ وَنَارَهُ حَقٌّ، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ؟

کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ اس کی جنت حق ہے اور اس کی دوزخ حق ہے اور یہ کہ موت حق ہے اور یہ کہ موت کے بعد اٹھنا حق ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور اس بات کی کہ اللہ جل وعلا ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں؟

صحابۂ کرام نے عرض کی:

بَلَى، نَشْهَدُ بِذَلِكَ.

کیوں نہیں؟ ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

اے اللہ! گواہ ہو جا۔

پھر فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَأَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ - يَعْنِي عَلِيًّا - اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ»

اے لوگو!

بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ایمان والوں کا مولا ہوں اور میں انہیں ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں۔ تو جس کا میں مولا ہوں تو یہ (یعنی حضرت مولا علی) اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو ان سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

پھر فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَإِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَصَنْعَاءَ، فِيهِ عَدَدُ النُّجُومِ قِدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَإِنِّي سَائِلُكُمْ

حِينَ تَرِدُونَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَضِلُّوا وَلَا تَبَدَّلُوا، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَنْقَضِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

اے لوگو! بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں اور بے شک تم مجھ پر حوض پہ آنے والے ہو۔ ایسا حوض جو بُصریٰ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے زیادہ چوڑا ہے، اس میں ستاروں کی تعداد کے چاندی کے پیالے ہیں۔ اور بے شک میں تم سے دو وزنی چیزوں کے بارے میں پوچھنے والا ہوں جب تم میرے پاس آؤ گے۔ تو تم دیکھ لو کہ ان دونوں کے بارے میں کس طرح میرے خلیفہ بنو گے۔

بڑی بیش قیمت نفیس چیز اللہ کی کتاب ہے، ایک ایسا ذریعہ جس کی ایک طرف دستِ الٰہی میں ہے اور دوسری طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تو تم اسے تھامے رکھو تم گمراہ نہ ہو گے اور نہ بدلو گے۔ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ کیونکہ لطیف خبر والے نے مجھے بتایا ہے کہ وہ دونوں باقی رہیں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پہ آئیں گے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 3052)

اسی جیسے کلماتِ مبارکہ کے ساتھ یہ حدیث تاریخِ دمشق میں بھی موجود ہے۔

(تاریخ دمشق 219/42 ، 220)

چھتیسویں شخصیت

حضرت حبشی بن جنادہ

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

اللهُمَّ مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوۡلَاهُ اللهُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاهُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاهُ وَانۡصُرۡ مَنۡ نَصَرَهُ وأَعِنۡ مُنۡ أَعَانَهُ

اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں تو علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ۔ جو علی کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو علی کی اعانت کرے تو اس کی اعانت فرما۔

(معجم کبیر 3514 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1360 ، المخلصیات 491 ، معجم الصحابۃ لابن قانع 199/1 ، فضائل الصحابۃ للنسائی 44 ، الکامل فی ضعفاء الرجال 240/4 ، تاریخِ دمشق 230/42)

سینتیسویں شخصیت

حضرت جریر بن عبد اللہ بَجَلِي

جریر بن عبد اللہ بَجَلی فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک جگہ پہنچے جسے "غدیرِ خم" کہا جاتا تھا۔ باجماعت نماز کی ادائیگی کا اعلان ہوا تو مہاجرین وانصار جمع ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ قیام فرما ہوئے اور فرمایا:

أيها الناس بما تشهدون

اے لوگو! تم کس بات کی گواہی دیتے ہو؟

صحابہ نے عرض کی:

نشهد أن لا إله إلا الله

ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

ثم مه

پھر کس بات کی؟

صحابہ نے عرض کی:

وأن محمدا عبده ورسوله

اور اس بات کی کہ جنابِ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

فمن وليكم

تو تمہارا ولی کون ہے؟

صحابہ نے عرض کی:

الله ورسوله مولانا

اللہ اور اس کا رسول ہمارے مولا ہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مزید پوچھا:

فمن وليكم

پھر ولی کون ہے تمہارا؟

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس حضرت علی کے کندھے کی جانب بڑھایا، انہیں کھڑا کیا اور ان کا بازو تھام کر ارشاد فرمایا:

من يكن الله ورسوله مولاه فإن هذا مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه اللهم من أحبه من الناس فكن له حبيبا ومن أبغضه فكن له مبغضا اللهم إني لا أجد أحدا أستودعه في الأرض بعد العبدين الصالحين غيرك فاقض فيه بالحسنى

اللہ اور اس کا رسول جس کے مولا ہیں تو بے شک یہ اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔ اے اللہ! لوگوں میں سے جو کوئی اس سے محبت کرے تو تو اس کا حبیب بن جا اور جو اس سے بغض رکھے تو تو اس کو اپنا مبغوض بنالے۔ اے اللہ! میں زمین میں دو نیک بندوں کے علاوہ تیرے سوا کسی کو نہیں پاتا اسے جس کے حوالے کروں۔ تو تو اس کے بارے میں نیک فیصلہ فرما۔

حضرت جریر بن عبد اللہ سے پوچھا گیا: وہ دو نیک بندے کون ہیں؟

حضرت جریر نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔

(تاریخِ دمشق 236/42)

اڑتیسویں شخصیت

حضرت خزیمہ بن ثابت

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالی عنہ قیام فرما ہوئے، اللہ جل وعلا کی حمد

وثناء کی، پھر فرمایا:

انشد الله من شهد يوم غدير خم الا قام۔ ولا يقوم رجل يقول نبئت او بلغنى الا رجل سمعت اذناه ووعاه قلبه

میں اللہ کی قسم دیتا ہوں ان لوگوں کو جو غدیرِ خُم کے موقع پر حاضر تھے کہ وہ کھڑے ہوں۔ اور کوئی ایسا شخص کھڑا نہ ہو جو کہے: مجھے خبر دی گئی، یا: مجھے یہ بات پہنچی۔ سوائے اس شخص کے جو کہے: اس بات کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد کیا۔

فقام سبعة عشر رجلا ، منهم خزيمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدى بن حاتم وعقبة بن عامر وابو ايوب الانصارى وابو سعيد الخدرى وابو شريح الخزاعى وابو قدامة الانصارى وابو ليلى وابو الهيثم بن التيهان ورجال من قريش

(ابو الطفیل کہتے ہیں کہ:) سترہ بندے کھڑے ہوئے جن میں خزیمہ بن ثابت، سہل بن سعد، عدی بن حاتم، عقبہ بن عامر، ابو ایوب انصاری، ابو سعید خدری، ابو شریح خزاعی، ابو قدامہ انصاری، ابو لیلی، ابو الہیثم تیہان اور قریش کے کچھ اور لوگ تھے۔

مولا علی نے فرمایا:

هاتوا ما سمعتم

جو تم نے سنا اسے بیان کرو۔

ان سب نے کہا:

نشهد انا اقبلنا مع رسول الله ﷺ من حجة الوداع حتى اذا كان الظهر خرج رسول الله ﷺ فامر بشجرات فسدين والقى عليهن ثوب ثم نادى بالصلاة فخرجنا فصلينا ثم قام

ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حجۃ الوداع سے آئے۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت تھا تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے۔ چند درختوں کے بارے میں حکم دیا تو ان کو سیدھا کیا گیا اور ان پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ پھر (مؤذن نے) نماز کے لیے پکارا تو ہم باہر نکلے اور نماز اداء کی۔ پھر آپ ﷺ قیام فرما ہوئے۔

اللہ جل و علا کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا:

ایھا الناس ! ما انتم قائلون ؟

اے لوگو! تم لوگ کیا کہنے والے ہو؟

صحابہ نے عرض کی:

قد بلغت آپ نے تبلیغ فرمادی۔

آپ ﷺ نے تین بار فرمایا:

اللھم اشھد

اے اللہ گواہ ہو جا۔

فرمایا:

انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون

بے شک میں قریب ہوں کہ بلایا جاؤں تو دعوت قبول کر لوں اور بے شک میں سوال کیا جاؤں گا اور تم بھی پوچھے جاؤ گے۔

پھر فرمایا:

الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا وحرمۃ شھرکم

هذا اوصيكم بالنساء اوصيكم بالجار اوصيكم بالمماليك اوصيكم بالعدل والاحسان

خبر دار!

بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے اس دن کی حرمت اور اس مہینے کی حرمت کی طرح حرام ہیں۔ میں تمہیں عورتوں کے بارے میں تاکید کرتا ہوں۔ میں تمہیں پڑوسی کے بارے میں تاکید کرتا ہوں۔ میں تمہیں مملوکوں کے بارے میں تاکید کرتا ہوں۔ میں تمہیں انصاف اور بھلائی کی تاکید کرتا ہوں۔

پھر فرمایا:

ایھا الناس: انی تارك فیكم الثقلین: كتاب الله وعترتی اهل بیتی۔ فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف الخبیر

اے لوگو!

بے شک میں تمہارے درمیان دو بیش قیمت نفیس چیزیں چھوڑنے والا ہوں:

اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔

بے شک وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں۔ یہ بات مجھے لطیف خبر والے نے بتائی ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

من كنت مولاه فعلی مولاه

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(یہ سن کر) مولا علی نے فرمایا:

صدقتم وانا علی ذلک من الشاہدین۔

تم لوگوں نے سچ کہا۔ اور میں اس بات پہ گواہوں سے ہوں۔

(کتاب الموالاۃ لابن عقدۃ ص 93 ، 94 ، استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی 349 ، 350)

انتالیسویں شخصیت

حضرت زید بن حارثہ انصاری

حضرت زید بن حارثہ انصاری فرماتے ہیں:

تنَاول رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ِيَد عَلّي بن أبي طَالب وَقَالَ

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا:

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(کتاب الولایۃ لابن عقدۃ ص 70 ، تخریج احادیث الکشاف للزیلعی 2/242)

چالیسویں شخصیت

حضرت مالک بن حویرث

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 646 ، الشریعۃ للآجری 1516 ، تاریخِ دمشق 235/42)

اکتالیسویں شخصیت

حضرت یعلی بن مرۃ

حضرت یعلی بن مرّۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور جو علی سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ۔

حضرت یعلی فرماتے ہیں کہ جب مولائے کائنات کوفہ تشریف لائے تو لوگوں کو حلف دیا کہ کس نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا؟

دس سے کچھ زیادہ لوگوں نے گواہی دی جن میں حضرت خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین ، حضرت ابو ایوب انصاری، سہل بن حنیف، ناجیہ بن عمر الخزاعی، عمرو بن حمق الخزاعی، یزید یا زید بن شراحیل انصاری، عامر بن لیلی غفاری تھے۔

(کتاب الولایۃ لابن عقدۃ ص120 ، اسد الغابۃ 362/2 ، 137/3 ، 281/5 ، تخریج احادیث الکشاف 241/2 ، الازہار المتناثرۃ للسیوطی ص38 حدیث 100)

بیالیسویں شخصیت

حضرت زر بن حبیش

حضرت زر بن حبیش سے مروی ہے، فرمایا:

حضرت علی قصرِ خلافت سے باہر تشریف لائے تو کچھ سوار تلواریں پہنے آپ کے سامنے حاضر

ہوئے اور عرض گزار ہوئے:

السلام عليكم يا أمير المؤمنين ، السلام عليك يا مولانا ورحمة اللّه وبركاته

اے امیر المؤمنین آپ پہ سلامتی ہو۔ اے ہمارے مولا! آپ پہ سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

حضرت علی نے فرمایا:

من ههنا من أصحاب النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہاں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کون کون ہیں؟

حضرت زر بن حبیش کہتے ہیں کہ بارہ افراد کھڑے ہوئے جن میں قیس بن ثابت بن شماس، ہاشم بن عتبہ بن ابی و قاص زہری، حبیب بن بدیل بن ورقاء خُزاعی بھی تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوۡلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(کتاب الولایۃ ص64 ، اسد الغابۃ 671/1 رقم 1038 ، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ 13/2 ، 14 ، تخریج احادیث الکشاف للزیلعی 240/2 ، الازہار المتناثرۃ للسیوطی ص38 حدیث 100)

تینتالیسویں شخصیت

حضرت جندع انصاری

ابو جنیدہ جندع بن عمرو بن مازن انصاری فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے واپسی پہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، جب آپ غدیرِ خم کے مقام پہ ٹھہرے تو لوگوں کے بیچ خطبہ کے لیے

جلوہ فرما ہوئے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

من کنت ولیہ فھذا ولیہ، اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

جس کا میں ولی ہوں یہ اس کے ولی ہیں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن جانے تو اسے دشمن رکھ۔

(اسد الغابۃ 194/1)

تنبیہ: حضرت زر بن حبیش کی حدیث میں حضرت قیس بن ثابت بن شماس، حضرت ہاشم بن عتبہ، حضرت حبیب بن بدیل بن ورقاء خُزاعی اور اس سے پہلے حضرت یعلی بن مرہ والی حدیث میں سہل بن حنیف، ناجیہ بن عمر الخزاعی، عمرو بن حمق الخزاعی، یزید یا زید بن شراحیل انصاری، عامر بن لیلی غفاری اور حضرت خزیمہ کی حدیث میں حضرت سہل بن سعد، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابو قدامہ انصاری، حضرت ابو لیلی، حضرت ابو شریح، حضرت ابو الہیثم بن تیہان کا ذکر گزرا۔ اگر ان حضرات کی احادیث کو الگ شمار کیا جائے تو مذکورہ شخصیات کی تعداد ساٹھ کے قریب پہنچ جائے گی۔

متفرقات

سالم کی روایت:

سالم کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غدیرِ خم کے موقع پر فرماتے سنا:

مَنۡ کُنتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(التاریخ الکبیر للبخاری 1191)

طاوس کی روایت:

طاوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کو یمن کی جانب بھیجا تو بریدہ اسلمی بھی آپ کے ساتھ چلے۔ بریدہ اسلمی کسی بات پہ مولا علی سے نالاں ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو آپ کی شکایت کی۔

بریدہ کی بات سنتے ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَإِنَّ عَلِیًّا مَوۡلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

(فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل 1007 ، جامع معمر بن راشد 20388)

سعید بن جبیر کی روایت:

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غدیرِ خم پہ قیام فرما تھے۔ آپ نے اس مقام کے بارے میں حکم فرمایا جہاں آپ ٹھہرے ہوئے تھے کہ اسے پتھروں اور کانٹوں وغیرہ سے صاف کیا جائے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور ان سے گفتگو فرمائی۔ پھر مولا علی کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا:

یَا أَیُّهَا النَّاسُ أَلَسۡتُ أَوۡلَی بِکُمۡ مِنۡ أَنۡفُسِکُمۡ؟

اے لوگو!

کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ قریب نہیں؟

لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ

تو جس کا میں مولا تو علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو علی کو دشمن سمجھے۔

پھر سعید بن جبیر نے کہا:

وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمَكْتُوبٌ السَّاعَةَ فِي تَابُوتِي هَذَا

اللہ کی قسم! یہ بات میرے اس تابوت میں اس وقت بھی لکھی رکھی ہے۔

(احادیث اسماعیل بن جعفر 471)

مکحول کی روایت:

سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے مکحول کو رسول اللہ ﷺ کا غدیرِ خم کے مقام پہ خطبہ کا ذکر کرتے سنا تو میں نے اس سے یہ بات یاد کرلی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاہُ

جس کا میں مولا، اس کے علی مولا۔ اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو علی کو دست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے۔

(احادیث جعفر بن اسماعیل 472)

عمر بن عبد العزیز اور ولایتِ مولا علی کرم اللہ وجہہ

یزید بن عمر بن مُورِّقٍ کہتے ہیں:

میں شام میں تھا اور حضرت عمر بن عبد العزیز لوگوں کے بیچ وظائف تقسیم فرما رہے تھے۔ میں بھی آپ کے پاس پہنچ گیا۔

مجھے دیکھ کر فرمایا: کن لوگوں سے ہو؟

میں نے کہا: قریش سے۔

فرمایا: قریش کے کونسے خاندان سے؟

میں نے کہا: بنو ہاشم سے۔

فرمایا: بنو ہاشم میں سے کن سے؟

یزید بن عمر بن مُورِّقٍ کہتے ہیں: میں خاموش ہو گیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے دوبارہ کہا: بنو ہاشم میں سے کن میں سے؟

میں نے کہا: میں حضرت علی کا غلام ہوں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا:

کون؟؟؟ علی!!!

یزید بن عمر بن مُورِّقٍ کہتے ہیں: میں خاموش ہو گیا۔

یزید بن عمر کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا:

اللہ کی قسم میں بھی علی بن ابی طالب کا غلام ہوں۔۔۔!!!

بعض روایات میں ہے کہ یہ بات سن کو حضرت عمر بن عبد العزیز پر رقت طاری ہو گئی، یہاں تک کہ آپ کے آنسو زمین پہ ٹپکنے لگے۔

پھر فرمایا: مجھے بہت سے لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

پھر حضرت عمر بن عبد العزیز نے مزاحم سے کہا: مزاحم! ان جیسوں کو کتنا وظیفہ دیتے ہو؟

مزاحم نے کہا: ایک یا دو سو درہم۔

عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: انہیں پچاس دینار (اور ابن ابی داود کے مطابق ساٹھ دینار) دے دو کیونکہ یہ حضرت علی کے غلام ہیں۔

پھر مجھ سے کہا: اپنے شہر واپس چلے جایئے۔ جتنا آپ جیسوں کو ملتا ہے وہ آپ کو اپنے شہر پہنچ جایا کرے گا۔

(حلیۃ الاولیاء 363/5 ، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم 7263 ، تاریخ دمشق 138/18 ، 344/45 ، 323/65 ، 324 ، الخصائص العلویۃ للنطنزی حدیث 77 ، فراید السمطین 66/1 حدیث 32 ، نظم درر السمطین ص112)

الحمدللہ! انتہائی مختصر وقت میں "اربعینِ ولایت" اپنے اختتام کو پہنچی۔

سچ یہ ہے کہ یہ سب کچھ اور اس سے ہزاروں گنا زیادہ بھی لکھ لیا جائے جب بھی مولائے کائنات کی عظمتوں کے بے کنار سمندروں سے ایک قطرہ کا بیان بھی نہیں ہو سکتا۔ مالک کریم مولائے کائنات کے صدقے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی جمیع نسبتوں کا احترام کرنے کی توفیق بخشے۔

آمین

بحرمة النبی الامین وآله الطاهرین

صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم

بندہ از بندگانِ آلِ رسول

محمد چمن زمان نجم القادری

16 جمادی الثانیہ 1443ھ / 20 جنوری 2022ء